© rasailojaraid.com

نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مارشل لاء حکومت نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کا قطعی فیصلہ کیا ہے انتخابات کیلئے کاغذات داخل کرانے اور جانچ پڑتال کا اہم مرحلہ بخیر و خوبی گذر گیا۔ موجودہ حکومت کے غیر جانبدارانہ انتظامات کیوجہ سے نہ تو کوئی امیدوار یا اسکا مجوز اور موید اغوا ہوا نہ کسی کو ڈرایا دھمکایا گیا نہ ٹھوک کے حساب سے برسر اقتدار پارٹی کے ارکان بلامقابلہ منتخب قرار دیئے گئے بلکہ پوری آزادی اور جمہوری حقوق کیساتھ امن وامان کی فضاء میں سارا کام مکمل ہوا ہم اس انتخابی مرحلہ کا مارچ کے انتخابات کے کاغذات نامزدگی کے مرحلے سے جب موازنہ کرتے ہیں تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارے ملک میں جبتک انسانی حقوق کے احترام، آزادیٔ رائے اور جمہوریت کی صحیح فضا قائم نہیں ہوجاتی اس وقت تک آزادانہ انتخابات کیلئے ضروری ہے کہ آئندہ کم از کم دس سال تک جب بھی انتخابات کا موقع آئے تو یہ کام عدلیہ اور فوج کی نگرانی میں انجام دینا چاہیئے یا پھر جو بھی برسر اقتدار حکومت ہو وہ انتخابات سے ۶ ماہ قبل مستعفی ہو۔ اور سپریم کورٹ کی نگرانی میں انتخابات کرائے جائیں ان دونوں صورتوں میں کوئی بھی صورت آئین میں لازماً شامل کرانی چاہیئے کسی برسر اقتدار حکومت کے ہوتے ہوتے اُس کی انتظامیہ سے ہرگز عدل وانصاف کے تقاضوں کو قائم رکھنے کی امید نہیں کی جاسکتی اس طرح ہر برسر اقتدار حکومت کو بھی جب دھاندلی کے امکانات نظر نہیں آئیں گے تو دورانِ حکومت اُسے اپنی اصلاح اور عوام کے آزادانہ محاسبہ کی فکر دامنگیر رہے گی۔

اصل مسئلہ اب اگلے انتخابات اور اس میں عوام کو صحیح فیصلہ کرنے کا ہے، ظاہر ہے کہ پچھلی حکومت کے خلاف جو عظیم الشان اور برصغیر کی مثالی تحریک چلی وہ بذاتِ خود مقصود نہیں بلکہ مقصد تک پہنچنے کا ایک ذریعہ تھا اور جب فیصلہ کرنے کا وقت آیا تو اسے قدرت کی طرف سے ابتلاء اور آزمائش کا ایک نازک ترین لمحہ سمجھنا چاہیئے ہوسکتا ہے کہ قدرت ہمیں مزید تجربوں کا اور فیصلوں کا موقعہ نہ دے قانونِ قدرت میں اتنی مہلت بار بار نہیں دی جاتی۔ قوم کا ہر فرد آئندہ انتخابات کو ایک ریفرنڈم اور ایک چیلنج سمجھے اور فیصلہ سے قبل سابقہ حکومت کے ظالمانہ اور شرمناک کردار اور قومی اتحاد کے عہد و پیمان اور عزائم دونوں کا موازنہ کرے تب صحیح نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے۔

اگر ہمیں اس ملک میں انسانیت، شرافت واخلاق، عدل وانصاف، انسانی حقوق کی بحالی اور مال وجان، عزت وعصمت کی حفاظت عزیز ہے۔ اور سب سے بڑھ کر نظریۂ قیامِ پاکستان لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کا نفاذ واجراء ملحوظ ہے جو ظاہر ہے کہ کسی بھی مسلمان کیلئے ایمان کی لازمی شرط ہے۔ تو اس نازک موقع کو اپنے ذاتی مفادات، گروہی تعصبات اور کسی بھی مادی رشتوں، بندھنوں اور جتھہ بندیوں سے اور خواہشات کی پیروی سے گنوانا نہیں چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرے گا تو وہ ملک وملت کا دشمن اور اس ملک میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسلامی اقدار اور نظامِ شریعت کا راستہ روکنے کا سبب بنتا ہے۔ اور اس طرح وہ پاکستان کے سات کروڑ باشندوں کو مستقبل میں ایک ہولناک تباہی کی طرف دھکیل کر خدا اور رسول کا دشمن بھی بنتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قومی اتحاد نے مستقبل میں برسرِ اقتدار آنے کی صورت میں جن پاکیزہ اور مقدس مواعید، منصوبوں اور ارادوں اسلامی نظام کے نفاذ، اخلاقی اور معاشرتی قدروں کے فروغ، معاشرہ کی تطہیر، عدل و انصاف کی ترویج، معاشی خوشحالی اقتصادی استحکام وغیرہ کا اعلان کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پلک جھپکنے میں یہ کام کسی بھی حکومت کے بس کا نہیں بالخصوص جبکہ جانے والی حکومت نے ہر شعبۂ حیات کو تہس نہس کر کے رکھدیا ہو اور آوے کا آوہ بگڑا ہو۔ غیروں کے تمدن و تہذیب اور اسکی خرابیوں نے دو صدیوں تک اپنی جڑیں راسخ کر دی ہوں۔ اور ایسے نازک حالات میں عنانِ حکومت سنبھالنا بلاشبہ قومی اتحاد کے لئے ہے بھی ایک نہایت نازک ترین ابتلاء اور آزمائش ———۔

تاہم جو بھی کچھ دینی، اخلاقی، معاشرتی اور معاشی میدانوں میں قومی اتحاد کے ہاتھوں انجام پا سکے تو اسے بھی خداوند کریم کے عظیم الشان فضل و کرم کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ قومی اتحاد یہ کچھ بھی نہ کر سکا تو پھر بھی قومی اتحاد کی حکومت ان سیاہ کارناموں کو دہرانے کی جرأت تو ہرگز نہ کر سکے گی جو پیپلز پارٹی کی حکومت کے شرمناک، سفاکانہ، ظالمانہ غاصبانہ اور فسق و فجور سے بھرپور سیاہ اعمال ناموں کی شکل میں آئے دن اخبارات اور رسائل میں عوام کے سامنے آرہے ہیں۔ جو حقائق اور واقعات کھل کر سامنے آرہے ہیں، گویا یوم تبلی السرائر۔ کا سماں ہے اور وہ بھیانک تصویریں اور مناظر سامنے آگئے ہیں کہ انسانیت اور شرافت ان لوگوں کے ہاتھوں سر پیٹ کر رہ گئی ہے۔ ظلم و ستم، بد دیانتی، لوٹ کھسوٹ فسق و فجور، خود غرضی اور ملک و ملت دشمنی، دین سے تمسخر اور تلاعب کی وہ کونسی بات ہے جبکی بے مثال مثالیں بھٹو حکومت کے بدکردار دور کی رپورٹوں سے آپ کو نہیں مل رہی ہیں۔ اب بھی کسی کی آنکھ نہ کھلے تو مسخِ باطن کیلئے وہ کونسی دلیل چاہیے گا۔ مکافاتِ عمل کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ محاسبۂ آخرت سے قبل بھی قانونِ قدرت دنیا میں احتساب کرتا ہے۔ مگر موجودہ برسرِ اقتدار حکومت کا بھی دینی اخلاقی اور سیاسی فریضہ ہے کہ ان قومی مجرموں کا معاملہ التواء و تعویق میں ڈالے بغیر انہیں قرار واقعی سزا دے اگر حکومت چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی اسلامی حد اور تعزیر نافذ کرنا چاہتی ہے تو اس حد کے اولین سزاوار پچھلے دور کے وزیرِ اعظم اور ان کے وزراء اور اعوان و انصار ہیں جن کے نہایت مکروہ سیاہ اور لمبے ہاتھوں نے پورے ملک کی تقدیر پر ڈاکہ ڈالا، کروڑوں مسلمانوں کو نانِ جویں کا محتاج بنا کر دونوں ہاتھوں سے ملک کے وسائل کو لوٹا، چوری اور ڈکیتی کی ایسی شرمناک اور بھیانک مثالیں تاریخ میں کم ہی ملیں گی، جو ان لوگوں کے بارہ میں جمع شدہ مستند رپورٹوں کی شکل میں مارشل لاء کے سامنے ہیں ——— بہرحال یہ سب چیزیں سامنے رکھ کر اور ان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کو بھی جن میں سینکڑوں نے جامِ شہادت نوش کیا، لاکھوں قید و بند سے گزرے ہزاروں زخمی اور اپاہج ہوئے۔ نگاہ میں رکھتے ہوئے قوم کے ہر فرد کو اسلامی بصیرت اور ایمانی ذمہ داریوں کے ساتھ اگلے الیکشن میں فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ یہ فیصلہ کسی ایک فرد کے نفع یا نقصان کا نہیں پوری قوم، پورے پاکستان کی تقدیر کا اور مستقبل کی تباہی یا خوشحالی کا فیصلہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح قوتِ فیصلہ اور بصیرت سے نوازے۔ آمین

سمیع الحق

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

© rasailojaraid.com